نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے

الفضل

قادیان

جسے جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲	مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ	نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور سب نمازوں میں تشریف لاتے ہیں۔

خاندان نبوت اور خلافت سادات میں بفضل خدا ہر طرح خیریت ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی ۳ جنوری اور مدرسہ احمدیہ ۴ جنوری سے بعد تعطیلات جلسہ سالانہ کھل گئے ہیں۔

جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے بعض مہمان جمعہ کی خاطر ٹھیرے ہوئے تھے۔ بعد نماز جمعہ رخصت ہو گئے۔

۲ جنوری خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ ہمارا نصب العین اس نئے سال میں تبلیغ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا اور بار بار پہنچانا ہے۔

نظم
ایک احمدی بچی کی دعا

یہ وہ نظم ہے۔ جو عزیزہ مریم بنت مکرمی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جن کی عمر ۶ سال ہے امسال عورتوں کے سالانہ جلسہ میں پڑھ کر سنائی تھی۔ بچوں کے فائدہ کے لئے درج کی جاتی ہے۔ اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو مریم صدیقہ کے حق میں خصوصاً اور ہر احمدی بچی کے لئے عموماً قبول فرمائے آمین۔ (ایڈیٹر)

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے\
مری زندگی پاک و طیب بنا دے

مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر\
ہر اک درد اور دکھ سے مجھکو شفا دے

زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہرگز\
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے

گناہوں سے نفرت۔ بدی سے عداوت\
ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے

ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی\
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجکو دعا دے

بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت\
سراسر محبت کی پتلی بنا دے

بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں\
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے

خوشی تیری ہو جائے مقصود میرا\
کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے

جو بہنیں ہیں میری دُنیا ہیں پھیلی،
یہی رنگ نیکی کا سب پر چڑھا دے

غنا دے، سخا دے، حیا دے، وفا دے
ہُدیٰ دے، تُقیٰ دے، لقا دے، رضا دے

مرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے

آمین (مریم صدیقہ)

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح رفیق احمد ولد بابو نبی بخش صاحب احمدی (ڈیرہ دون) کا نکاح بعوض مہر مبلغ دو ہزار دو سو پچیس روپے مساۃ انیس النساء بنت ڈاکٹر محمد ساجد صاحب عثمانی احمدی پانی پتی سے بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔

(۲) مساۃ رسول بی بی دختر چودہری فضل الٰہی صاحب قوم جٹ تارڑ ساکن پنڈی تالر تحصیل پھالیہ ضلع گوجرات کا نکاح فیض احمد ولد چودہری خواجہ احمد قوم جٹ چندہڑ ساکن کوٹ سکے شاہ تحصیل پھالیہ ضلع گوجرات کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء کو بمعاوضہ مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر بمقام قادیان جناب حافظ روشن علی صاحب فاضل نے پڑھا۔

(۳) ماسٹر ہدایت اللہ صاحب ساکن گوجرات لکھتے ہیں کہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۴ء بروز جمعہ گوجرات میں مولوی عبد المغنی صاحب جہلمی نے میاں عبد المجید ولد بابو شاہ عالم صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت میاں نذیر احمد صاحب گرداور قانون گو جلال پور جٹاں ضلع گوجرات سے دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(۴) ملک برکت علی صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب ملک امام الٰہی صاحب ولد ملک پہاول بخش قوم ککے زئی سکنہ کنجاہ ضلع گوجرات کا نکاح مساۃ اقبال بیگم ولد میاں محمد دین سکنہ گجرات بوکالت میاں محمد دین صاحب بعوض مبلغ پانصد روپیہ حق مہر پر چودہری اللہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات نے پڑھا۔

(۵) ۳۰ دسمبر ۱۹۲۴ء کو چودہری عبد الحی خان صاحب ... کے بیٹے عبد القدیر کا نکاح بالعوض پانچ سو روپیہ مہر پر امۃ القیوم بنت چودہری عبد القیوم مرحوم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے ...

ولادت خاکسار کو خداوند تعالیٰ نے گیارہ دسمبر ۱۹۲۴ء بروز جمعرات قریباً ڈھائی بجے دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فرزند کو عمر دراز و حقیقی تقویٰ عطا کرے۔ اور اسکو خادم دین و قرۃ العین بنائے۔
خاکسار شیخ عظیم الدین احمدی بی اے سکرٹری انجمن احمدیہ ہوبانگ شاہ

(۲) مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کا نام محمد شریف رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود کو عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین
خاکسار فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

درخواست دُعا میاں عبد اللہ صاحب احمدی سکنہ موگا لکھتے ہیں کہ انکی اہلیہ بہت بیمار ہیں۔ احباب دُعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا فرما دے۔

(۲) پنڈت روشن لعل صاحب بٹواری ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ انکی صحت کے لئے تمام احباب دُعا فرماویں۔ اور نیز صحت حاصل ہونے پر وہ حق کی تحقیق اور سلسلہ کی خدمت کا بھی وعدہ کرتے ہیں۔

ضرورت ہے ایک معزز احمدی جو اکاڑہ ضلع منٹگمری میں رہتے ہیں۔ ان کو ایسی احمدی خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو کھانا وغیرہ پکا سکے۔ علاوہ کھانے کے مبلغ دس روپیہ تنخواہ دی جاویگی۔ جس صاحب کو ایسی عورت کا علم ہو۔ براہ کرم اس سے دریافت فرما کر اگر وہ اوکاڑہ جانے کے لئے رضامند ہو۔ دفتر امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں۔ ناظر امور عامہ

جلسہ سالانہ پر الفضل کی طرف احباب نے کیا توجہ کی؟

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ پر اپنی تقریر میں الفضل کی نسبت فرمایا کہ "الفضل جماعت کا مسلمہ آرگن ہے اسکی طرف میں احباب جماعت احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں"۔

میں یقین کرتا ہوں کہ احباب کرام حضور کے ارشاد پر عمل فرما کر سعادت دارین حاصل کریں گے۔

جلسہ سالانہ کی رپورٹ عرض ہے۔ باوجودیکہ الفضل میں دو بار احباب کو توجہ دلائی جا چکی تھی۔ اور جلسہ میں دو ہزار اشتہار بھی الفضل کے لئے شائع کیا۔ پھر بھی صرف ۲۱ نئے خریدار الفضل کے ہوئے اور ۶ بند ہو گئے۔

حضرت امام کا مندرجہ بالا ارشاد پڑھ لیجئے۔ اور یہ بھی مدنظر رکھئے کہ الفضل ہفتہ میں تین بار کر دیا گیا ہے۔ جس سے اخراجات ڈیوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ خریدار بجائے زیادہ ہونے کے کم ہوتے جاتے ہیں۔ کیا سفر یورپ تک ہی الفضل کی ضرورت تھی۔ الفضل کی ضرورت تو ہر احمدی کو ہر وقت ہے۔ پس توجہ درکار ہے۔ (مینجر الفضل)

ریویو آف ریلیجنز کی نسبت جماعت نے کیا فرض ادا کیا؟

حضرت امام خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ میں فرمایا۔ کہ الحکم و نور و فاروق کی میں سفارش کرتا ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کی نسبت سفارش کا لفظ لیتے مجھے شرم آتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی نسبت ایسے الفاظ فرمائے ہیں جس سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ریویو کا معاون ہو۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ صرف ۱۰ نئے خریدار ہوئے۔ اور ۲ اصحاب نے بند کرا دیا۔ کیا تیرہ چودہ ہزار آنے والوں میں سے صرف اصحاب تھے۔ جو خریدار نہیں تھے۔

حضرات! ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اتنے کم ہیں کہ معمولی اخراجات سالانہ بھی ادا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ صاحبان پوری پوری توجہ دیکر اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ کوئی ذی استطاعت یا لکھا پڑھا احمدی ایسا نہ ہے۔ جو ریویو کا خریدار نہ ہو۔
مینجر ریویو آف ریلیجنز (اردو) قادیان۔

رسالہ مسلم سن رائز امریکہ

امریکہ میں جو رسالہ مسلم سن رائز عاجز نے جاری کیا ہوا تھا اس کے اس سال میں صرف دو نمبر جنوری اور اپریل کے شائع ہوسکے ہیں۔ جولائی اور اکتوبر کے نمبر کمی فنڈ کے سبب نیز مولوی محمد دین صاحب کے انگلینڈ پہنچنے آنے کے سبب شائع نہیں ہوسکے۔ لیکن اب مولوی محمد دین صاحب انگلینڈ سے واپس امریکہ جا کر پھر انشاءاللہ سکو چھاپیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا منشا ہے۔ کہ یہ رسالہ ضرور جاری رہے۔ اور حضور نے اسکے واسطے محکمہ نظارت سے بھی امداد بھیجنے کے واسطے فرمایا ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس رسالہ کے ذریعہ نہ صرف امریکہ میں بلکہ یورپ کے دیگر ممالک میں بھی بہت تبلیغ ہوئی ہے۔ اس واسطے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رسالہ کی خریداری کو جاری رکھیں اور دیگر احباب کو بھی اسکی خریداری کی طرف متوجہ کریں۔ نیز اپنی طرف سے چندہ دیکر یورپ و امریکہ کے عیسائیوں کے نام یہ رسالہ جاری کریں اس سے آپ لوگوں کو تبلیغ کا بہت ثواب ملیگا۔ رسالہ کی قیمت مبلغ پانچ روپیہ سالانہ ہے۔ جو بذریعہ کرنسی نوٹ یا بذریعہ منی آرڈر امریکہ بھیجی جاسکتی ہے۔ منی آرڈر پر صرف ۳ لگتے ہیں۔ یا بیت المال قادیان کے ذریعہ سے بھیجی جاسکتی ہے۔ مولوی محمد دین صاحب کا پتہ یہ ہے :-

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۶ جنوری ۱۹۲۵ء

جلسہ سالانہ کے اہم اور ضروری حالات

اِسال جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیر و خوبی اور پوری کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مہمانوں کی تعداد میں اضافہ کی تو ہر سال توقع بلکہ یقین ہوتا ہے۔

بعض مشکلات اور روکاوٹیں

لیکن اس سال چند مشکلات اور روکاوٹیں ایسی درپیش تھیں جن کی وجہ سے خطرہ تھا۔ کہ شاید اس شاندار اجتماع کے موقعہ پر مہمانوں کی آمد میں کچھ کمی واقع ہو۔ چنانچہ سب سے پہلی بات جو مہمانوں کی آمد میں روکاوٹ کا موجب خیال کی جاتی تھی۔ یہ تھی کہ تمام ملک کے اندر مختلف مقامات اور شہروں میں خطرناک طاعون پھیل رہی تھی۔ اور اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اعلان فرما دیا تھا۔ کہ ان مقامات سے دوست تشریف نہ لائیں۔ جہاں پر شدید طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرے اہل پیغام نے قادیان میں شدید طاعون پھیلا ہونے کا غلط اعلان اپنے اخبار میں شائع کر کے چاہا کہ لوگوں کو جلسہ پر آنے سے روکیں حالانکہ یہ بات بالکل بے بنیاد اور غلط تھی۔ اور خدا کے فضل سے قادیان میں کوئی طاعون نہ تھی۔ تیسرے اس سال کے اندر مختلف جماعتوں اور شہروں کے دوست قریباً تین دفعہ قادیان آچکے تھے۔ اول کانفرنس کے موقعہ پر۔ دوسرے حضرت صاحب کی یورپ کی طرف روانگی کے موقعہ پر۔ تیسرے حضرت اقدس کے واپس تشریف لانے پر اور نیز اکثر مقامات کی قریباً پوری کی پوری جماعتیں سٹیشنوں پر حضور سے ملاقات کا شرف سفر پر جاتی اور آتی دفعہ حاصل کر چکی تھیں۔ پس یہ محض خدائے بزرگ و برتر کا فضل تھا کہ اس نے ایسی شاندار کامیابی عطا فرمائی۔ اور سلسلہ کی تاریخ میں یہ سب سے پہلا موقع تھا کہ ایسا شاندار اور عظیم الشان اجتماع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوا۔

انتظامات جلسہ کی تقسیم

جلسہ کا انتظام سہولت کے لئے مندرجہ ذیل عہدوں اور مدات میں تقسیم کیا گیا تھا (۱) ناظم جلسہ (۲) مہتمم جلسہ (۳) سٹورز و سپلائی (۴) استقبال بٹالہ (۵) انتظام سڑک بٹالہ (۶) استقبال قادیان (۷) انتظام مکانات (۸) روشنی (۹) صفائی (۱۰) آب سانی (۱۱) تنور (۱۲) دیگ۔ (۱۳) تقسیم روٹی (۱۴) اجرائے پرچی خوراک (۱۵) تقسیم سالن (۱۶) مہمان نوازی (۱۷) طبی انتظام (۱۸) منتظم بازار (۱۹) منتظم جلسہ گاہ (۲۰) منتظم پہرہ (۲۱) منتظم مہمان نوازی مستورات (۲۲) انسپکٹر (۲۳) منتظم سٹیج (۲۴) منتظم مردم شماری۔

جن میں سے بعض موٹی موٹی مدات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ناظم جلسہ (جو اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ کے لئے ایک ہی اعلیٰ نگران افسر تھا) سید میر محمد اسحٰق صاحب تھے۔ جن کے اندرون قصبہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نائب تھے۔ اور بیرون قصبہ کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب اور خان ذوالفقار علی خان صاحب کو نائب افسر مقرر کیا گیا تھا۔ یہ دوہرا انتظام بدیں وجہ کیا جاتا ہے کہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے اندرون قصبہ کے تمام مکانات اسقدر گنجائش نہیں رکھتے۔ کہ سب مہمانوں کو وہاں پر ٹھیرایا جا سکے۔ لہذا آدھے سے زیادہ مہمانوں کو محلہ دارالعلوم کی شاندار عمارات اور محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت کے اکثر مکانات میں ٹھیرانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ناظم جلسہ کی یہ ڈیوٹی تھی۔ کہ دونوں جگہ کے افسران نگرانی یعنی مہتمم صاحبان کے کام کی نگرانی کرے۔ اور بوقت ضرورت مناسب ہدایات جاری کرے۔ اور تمام انتظام کی رپورٹ دونوں وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کرتا ہے۔

(۲) مہتمم جلسہ سالانہ۔ اندرون قصبہ سید محمد اسحٰق خود اس عہدہ کے کام کو سرانجام دیتے تھے۔ اور بیرون قصبہ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مہتمم تھے۔ ان کا یہ کام اور فرض تھا کہ تمام ضروری اشیاء کو جن کی ضرورت پیش آئے۔ سکرٹری جلسہ سے طلب کریں۔ اور تمام مدات کے افسروں سے ان کے کام کی رپورٹ حاصل کریں۔ خود دورہ کر کے ہر مد کے کام کا ملاحظہ کریں۔ اور اسبات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ کھانا وقت پر تیار ہو کر مہمانوں میں تقسیم ہو گیا ہے یا نہیں۔ مہمان نوازوں کے کام کی خاص طور پر نگرانی کریں۔ اور نیز مہمانوں کے بٹالہ میں استقبال اور سڑک بٹالہ کا انتظام مہتمم اندرون شہر اور جلسہ گاہ اور سٹیج کا انتظام مہتمم بیرون شہر کے سپرد تھا۔

(۳) محکمہ سٹورز و سپلائی۔ سکرٹری جلسہ کے ماتحت تھا جس کا یہ فرض تھا کہ تمام قسم کی ضروریات متعلقہ جلسہ کو بہم پہنچائے۔ اور مہتممان کے تحریری رقعہ پر سامان دے۔ اور بعد جلسہ ان سے سامان وصول کرے۔

(۴) استقبال مہمانان بٹالہ۔ اس صیغہ کا یہ کام تھا کہ مہمانوں کی سہولت اور آرام کے لئے ریل سے اُترتے وقت ان کے سامان کا انتظام کرے۔ رات کے وقت رہائش کے لئے مکانات بہم پہنچائے۔ اور سواری کے لئے موٹر۔ ٹمٹم۔ یکہ۔ رہڑو اور گڈہ وغیرہ کا کافی تعداد میں انتظام کرے۔ نیز قادیان سے واپسی پر مہمانوں کے سامان اور سواری کا انتظام بھی اسی صیغہ کے سپرد تھا۔

(۵) مہمانوں کی تکلیف اور سردی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بھی انتظام کیا گیا تھا۔ کہ بٹالہ اور قادیان کے درمیان تین مقامات پر تاپنے کے لئے رات کو آگ جلائی جاتی تھی۔ تاکہ رات کو سڑک کے وقت چلنے والے مہمانوں کو آرام رہے۔ نیز ایک ٹمٹم ریزرو رکھی گئی تھی۔ تاکہ اگر خدانخواستہ کوئی ٹمٹم و یکہ خراب ہو جائے تو اس کو کام میں لایا جا سکے۔ اسکے علاوہ چند سائیکلوں والے آدمی بھی سڑک پر مقرر کئے ہوئے تھے۔ جو پیش آمدہ حالات کی خبریں پھر کر بہم پہنچاتے۔

(۷) منتظم مہمان نوازی کا یہ فرض تھا کہ مختلف جماعتوں کے معاونین کی نگرانی کرے۔ ان کو ہر وقت اپنے اپنے کمروں میں حاضر رہنے کی سخت تاکید کرے۔ اور کھانا کھلانے کے وقت گشت لگا کر دیکھے۔ کہ معاونین کھانا اچھی طرح سے کھلا رہے ہیں یا نہیں۔ اور معلوم کرے کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں رہا۔

(۸) انسپکٹر۔ جن کا یہ کام تھا کہ گشت لگا کر تمام حالات کی نگرانی کریں۔

اسی طرح تمام باقی صیغہ جات پر ایک ایک افسر نگران اور اسکے ماتحت کئی کئی معاون مقرر تھے۔ غرضیکہ اس عظیم الشان کام کو سرانجام دینے کے لئے ایک بہت بڑا عملہ اور دارالامان کا ہر چھوٹا و بڑا احمدی پوری تن دہی سے مصروف تھا۔ لیکن پھر بھی منتظمین کی اس قدر کمی تھی۔ کہ باہر سے آئے ہوئے کالج کے طلباء کو بھی جو مدرسہ ہائی میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ مختلف صیغوں میں کاموں پر لگا دیا گیا تھا۔ جن میں سے چوہدری نذیر احمد صاحب متعلم میڈیکل سکول امرتسر جن کی ڈیوٹی سٹیج پر تھی اور جو باوجود بیمار ہونے کے اپنے فرض کو ادا کرتے رہے۔ خاص شکریہ کے قابل ہیں۔

خاندان نبوت کے افراد خدمت جماعت میں

ان تمام کارکنان کے علاوہ جو خاص بات تھی۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و سردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام صاحبزادگان اور چھوٹے بچے بھی بغیر کسی قسم کی خاص خصوصیت کے بالکل دوسرے کارکنان کی طرح مہمانوں کی خدمت اور ان کے آرام و آسائش کی خاطر ہمہ تن مصروف نظر آتے تھے۔ کیا آج دنیا میں کوئی امیر اور سردار ایسا ہے جس کی اولاد اپنے غلاموں کی خدمت اس خادمانہ طریقہ سے کرتی ہو۔ ہرگز نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مصروفیت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ بنصرہ کی مصروفیت کا ان دنوں یہ عالم تھا۔ کہ آپ علاوہ روزانہ کاموں کو

سرانجام دینے کے نماز عشاء کے بعد سے ایک ایک بجے رات تک اور صبح کی نماز سے نو بجے تک مختلف جماعتوں سے ملاقات فرماتے رہتے تھے۔ یہ آپ کے روزانہ فرائض کے علاوہ تھا۔ جلسہ کے موقع پر جو عظیم الشان تقاریر آپ نے فرمائیں۔ ان کے لئے نوٹ لکھنا ملاقاتوں میں جماعتوں کی رہنمائی کے لئے مختلف امور سلسلہ کے متعلق ہدایات دینا احباب کے ذاتی اور ضروری معاملات کے متعلق مشورے دینا یہ ایک ایسا اہم اور گراں فرض ہے۔ کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ محض مصافحہ کرنا بھی ایک بڑا کام ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو اکتا دینے والا شغل ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود بیمار ہونے کے۔ باوجود اس مصروفیت کے جو ایام جلسہ سے پہلے سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی علالت کے باعث تھی۔ اور واپسی سفر سے اب تک سلسلہ کی عام مصروفیتوں میں جس قدر تکان ہو سکتا ہے۔ وہ نمایاں ہے۔ لیکن یہ انتھک وجود اپنے اس طرز عمل سے قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا ثبوت دیتا رہا۔

یہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ہاتھ تھامے ہوئے ہے۔ ورنہ ایک دنیاوی انسان ہرگز ہرگز اس بارگراں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن باوجود اس مصروفیت کے حضور کو مہمانوں کے آرام و آسایش کا اس قدر خیال تھا کہ آپ روزانہ انتظام جلسہ کے متعلق باقاعدہ رپورٹ لیکر منتظمین جلسہ کو ضروری ہدایات فرماتے۔ تاکہ کسی مہمان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا حصہ

مستورات کا جلسہ اور رہائش و مہمان نوازی کا انتظام ایک علیحدہ صیغہ اور جلسہ سالانہ کا دوسرا بہت بڑا حصہ بن جاتا ہے اور اس صیغہ کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوتا ہے۔ جو بڑی خوبی اور احسن طریق پر اس کام کو سرانجام دیتی ہے۔ چنانچہ امسال جیسا کہ مہمان مردوں کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ ہؤا۔ اسی طرح مستورات بھی بہت بڑی تعداد میں آئیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ تمام انتظامات بہت اچھے رہے۔ اور یہ حضرت ام المؤمنین رض کی کوشش اور سعی کا نتیجہ تھا۔ جو باوجود کہ تقاضائے سن اور گذشتہ دنوں کی مصروفیت اور افکار اس انتظام میں ہمہ تن مصروف رہیں اور مہمان مستورات کو جن کی تعداد کم از کم تین ہزار ہوگی۔ ہر طرح سے آرام پہنچانے میں کوشش کی۔ اور کئی کئی گھنٹہ تک چھوٹے چھوٹے بچوں کی چیخ و پکار کے شور میں برابر کام کرتی رہیں۔ آپ کے علاوہ حضرت والدہ صاحبہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے دوسرے حرم والدہ مرزا مظفر احمد صاحب اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں۔ جنہوں نے ہر ممکن سعی سے مستورات کے جلسہ کو کامیاب سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

مستورات کی رہائش کا انتظام حضرت مسیح موعود ؑ حضرت خلیفہ اول رض اور مرزا اسمٰعیل محمد صاحب کے مکانات کے علاوہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان میں بھی کیا گیا تھا۔ اور بہت سی عورتیں اور بچے دوسرے احمدیوں کے گھروں میں بھی ٹھیرے ہوئے تھے۔ جلسہ کا انتظام بدستور سابق شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان میں ہؤا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی ایک پُرمعارف تقریر فرمائی۔ مستورات کے جلسہ میں خصوصیت سے حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات کا احساس تھا اور جس قسم کی زندگی کی رُوح ان کے ذریعہ سے پائی جایا کرتی تھی اُسے محسوس کیا جا رہا تھا۔ تاہم لجنہ کی دوسری ممبروں خصوصاً اہلیہ قاضی اکمل صاحب اور اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور دوسری خواتین۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت اُم المؤمنین کی ہدایتوں کے ماتحت نہایت ہمت اور جانفشانی سے کام میں مصروف رہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے

مہمانوں کی تعداد

اس مرتبہ جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ باوجود مشکلات کے مہمانوں کی تعداد بہت ہی زیادہ تھی۔ جو کسی صورت میں پندرہ ہزار سے کم نہ تھی۔ جلسہ گاہ میں حاضرین کی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ حوالی اور قرب وجوار کے لوگ تقریریں سُنکر چلے جاتے تھے۔ امسال جلسہ گاہ کو پچھلے سال کی نسبت قریباً ڈیڑھ گنا زیادہ وسیع کرنے کے پھر بھی ۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ امسال مہمانوں کی کثرت کا اندازہ اس بات سے بھی لگتا تھا کہ

مکانات کی قلت

باوجود مکانات کا انتظام پچھلے سال کی نسبت زیادہ کرنے کے پھر بھی مکانوں کی سخت قلت رہی۔ اور تھوڑی جگہ میں زیادہ مہمانوں کو ٹھیرانے کی گنجایش کی گئی۔ اب یہ شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ مکانات اور وسیع کرتے جاویں۔ کیونکہ ہر سال آیندہ کا جو جلسہ ہوگا۔ وہ اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ کامیابیاں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لائیگا۔ پس حضرت مسیح موعود ؑ کی پیشگوئی وسع مکانک کو مدنظر رکھ کر جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور مکانوں کو اور زیادہ وسیع کرنے کی فکر کریں ؛

غیر احمدی احباب کی شمولیت

امسال بہت سے غیر احمدی رُوساء اور معززین بھی مختلف مقامات سے آئے ہوئے تھے۔ جن کے ٹھیرنے کا انتظام عام طور پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر کیا گیا تھا۔ ان میں سے اکثروں کو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی عزت وسعادت عطا کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ مختلف جماعتوں کے دوستوں کو فرداً فرداً صبح اور عشاء کی نماز کے بعد شرف ملاقات بخشتے رہے۔ اور نئے بیعت کرنیوالوں کی بیعت بھی انہیں اوقات میں لیتے رہے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد پانچ سو کے قریب ہے ؛

کارکنان و ناظمین جلسہ کی شکر گذاری

تمام کارکنان اور منتظمین جلسہ نے جس محنت و مشقت اور تندہی سے کام کیا۔ اور یہ تمام کام اور خدمت انہوں نے مدح و ذم کے مقام سے گذر کر محض ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ ان کو کام کرتے ہوئے دیکھنا قلب پر ایثار اور للہی خدمت کا جذبہ اور اس کے لئے عزت پیدا کرنے کے اثرات کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے رات دن اپنے آرام کو خدا کے لئے قربان کیا۔ اور اپنے بھائیوں کی خدمت میں ہر وقت کمربستہ کھڑے رہے۔ وہ بھائی جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ایک نشان اور آیت ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اس نے ہمارے اندر وہ رُوح اور جذبہ پیدا کیا۔ جو حقیقی اخوۃ اور محبت کے رنگ سے رنگین ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ ناسپاسی ہوگی۔ اگر ہم ان تمام کارکنوں کی اس سعی مشکور کے لئے شکر گذاری کا اظہار جماعت کی طرف سے نہ کریں۔ اور پھر حقیقی بات یہ ہے کہ سب شکر اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو سزاوار ہے۔ جس نے ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے ساتھ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ گمراہی سے نکالکر ہدایت و رشد کی بلند چٹان پر کھڑا کیا۔ اور ہم اس قابل ہوئے۔ کہ اس کے سلسلہ کے لئے اپنے اندر ایسی تبدیلی کی توفیق پا سکیں ؛

مہمانوں کی واپسی

۲۸ اور ۲۹ دسمبر کی رات سے اکثر مہمانوں نے واپس گھروں کو جانا شروع کر دیا اور ۲۹ دسمبر کی شام کو قریباً آدھے سے بھی زیادہ مہمان روانہ ہو گئے۔ ان کی روانگی کے وقت بھی پورا پورا انتظام تھا۔ اور احباب کو ہر ممکن آرام و آسایش پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ جو لوگ پیدل جانا چاہتے تھے۔ ان کے بستروں اور اسباب کو بٹالہ سٹیشن پر پہنچانے کے لئے گڈوں اور ہڈوؤں وغیرہ کا پورا پورا انتظام کیا گیا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احباب کو جو محض اسی کی رضا کے حصول کی خاطر اپنے عیش و آرام کو ترک کرکے اس سردی کے موسم میں یہاں تشریف لائے۔ اپنے فضل سے بخیرو عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ تا وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر اس ہدایت اور نور کو جو انہوں نے یہاں آکر حاصل کیا۔ دوسرے لوگوں تک بھی پہنچا سکیں۔ آمین ؎

ایک نو مسلم کا خط

(رقم زدہ مفتی محمد صادق صاحب)

مسٹر بارٹ و عبداللہ دین محمد امریکہ کے شہر سینٹ لوئی انس میں ایک جوشیلے احمدی نو مسلم ہیں۔ ان کے تازہ خط سے چند ایک اقتباس ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:۔

میں اپنی سمجھ اور علم کے مطابق دین اسلام کی تبلیغ لوگوں کو کرتا رہتا ہوں۔ اور آمد مسیح موعود کی خبر ان کو پہنچاتا رہتا ہوں۔ بہت سے لوگ طیار ہو گئے ہیں۔ اگر خود حضرت خلیفۃ المسیح امریکہ میں تشریف لاتے۔ تو ایک بڑی جماعت حضرت کے ہاتھ پر توبہ کر کے مسلمان ہونے اور بیعت کرنے کے واسطے طیار ہے۔ حضرت تو تشریف نہیں لا سکے۔ کوئی مولوی صاحب ہی کچھ عرصہ کے واسطے آ جائیں تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ میں لوگوں کو اسلام کے قریب لاتا ہوں۔ مگر مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ میں انہیں اسلام کے اندر داخل کروں۔ تاہم خدا کے فضل سے ایک نوجوان لیڈی بنام مس مابل ہیننا داخل اسلام ہو گئی ہے۔ اس کی دستخطی فارم میں نے مولوی محمد دین صاحب کو بھیج دی ہے۔ اس کا نام میں نے فہ اللہ رکھا ہے۔ کیونکہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیوی کا نام کے سبب سے یہ نام مجھے بہت پیارا ہے۔ یہ نوجوان عورت باوجود سخت مشکلات کے اپنے دین پر پختہ ہے۔ اس کے والدین نے اسے مجھے اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ ملنے سے بالکل روک دیا ہے۔ لیکن اس کے پیغام آتے ہیں۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے ہوئے ہے۔ آپ اس کے واسطے استقامت کی دعا کریں دوسری نوجوان لڑکی جو مسلمان ہو چکی ہیں۔ مس برونو ہے۔ جس کا نام میں نے اپنے عزیز دوست سراج الدین احمد صاحب (بریلوی) کی دختر نیک اختر کے نام پر جمیلہ رکھا ہے۔ ایسا ہی اور کئی اصحاب ہیں۔ جو اپنے وقت پر اسلام قبول کریں گے۔ انشاء اللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ولایت پہنچنے پر میں نے حضور کو مفصلہ ذیل خط لکھا تھا:۔

"بحضور حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی لنڈن۔ انگلینڈ۔ حضرت اقدس۔ السلام علیکم۔ میں اس قابل نہیں۔ کہ اس وقت حضور کی خدمت میں بذات خود حاضر ہو کر اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد آپ کے دست مبارک پر تازہ کروں۔ اس لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ حضور کا برطانیہ اعظم کے دار الخلافہ میں مع اپنے اصحاب کے داخل ہونا۔ آپ سب کے واسطے صحت عافیت اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ اور اس ذریعہ سے دین اسلام کی طرف اس ملک کے معززین اور علماء توجہ کریں۔ اور احمدیہ اسلام کی ایک پختہ بنیاد مضبوط طور پر اس ملک میں رکھی جاوے۔ اس کے ساتھ میں حضور کو امریکہ کے شاندار ملک میں آنے کی دعوت دیتا ہوں وہ شاندار اور عظیم الشان مشن جو اس ملک میں ہمارے قابل قدر بزرگ اور راہنما عالیشان عالم ڈاکٹر مفتی محمد صادق نے قائم کیا۔ اور جس کو اب مکرم مولوی محمد دین صاحب چلا رہے ہیں۔ اس مشن کو حضور کے آنے سے ایک نئی زندگی اور ایک بار دوبارہ قوت عطا ہو جائے گی۔ بالخصوص اگر حضور اس ہمارے شہر سینٹ لوئی انس میں تشریف لائیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ صدہا لوگ جو زیر تبلیغ ہیں۔ اور اسلام کے قریب ہیں۔ حضور کی زیارت کے اثر سے الہام یافتہ ہو کر در اسلام پر اپنی پیشانی جھکا دینگے"

برادرم یوسف خاں کے خط سے امیر کابل کے اس ظلم کا حال معلوم کر کے جو ہمارے عزیز بھائی نعمت اللہ خاں پر ہوا مجھے سخت دکھ ہوا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ایسے خوفناک ظالم کو خدا تعالےٰ دیر تک خالی از سزا رہنے نہ دیگا۔ براہ عنایت دلی ہمدردی کا اظہار شہید مرحوم کے رشتہ داروں تک پہنچا دیں۔ مصر یا مدینہ میں خلافت کے فیصلہ کے واسطے مجلس قائم ہونے والی ہے میرا دل جوش مارتا ہے۔ کہ میں وہاں پہنچوں۔ اور وہاں لوگوں کو خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی طرف متوجہ کروں۔ تاکہ وہ بیکار اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ جس طرح بھی ہو سکے رسالہ مسلم سن رائز کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اس کے فوائد بیشمار ثابت ہو چکے ہیں۔ رسالہ ایڈورٹیزر میں ایک صاحب بنام مسٹر ڈی۔ وٹ کی درخواست پر مسٹر ہولٹ نے ایک مضمون اسلام چھاپا ہے۔ ہر دو اصحاب کے ایڈریس ارسال خدمت ہیں۔ ان کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور کچھ لٹریچر بھی بھیجنا چاہیئے۔ والسلام

(عبداللہ دین محمد)

احمدیہ امریکن مشن اور ترقی اسلام

اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ امریکہ کے باشندے دن بدن اسلام کے قریب آ رہے ہیں۔ اور یہ ترقی اسلام جلد تر اسبات کو پایہ ثبوت تک پہنچانے والی ہے کہ جو مبارک پیشگوئیاں نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۳۰۰ سال قبل فرمائیں۔ اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پیشگوئیاں شائع فرمائیں۔ وہ آج ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی کوششوں اور قربانیوں سے پوری ہو رہی ہیں۔ یہ صرف ہمارے ہی منہ کی باتیں نہیں۔ بلکہ عیسائی دنیا خود اعتراف کر رہی ہے۔ کہ بغیر اسلامی تعلیم کی پیروی کے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کے قبول کرنے سے نجات اور ابدی آرام حاصل ہو سکتا ہے۔ عیسائیت ویسے تو بڑی بڑی ڈینگیں مارتی ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کو ابن اللہ ماننے کے بغیر نجات نہیں۔ اور کہ اس کے خون پر ایمان سے سارے کے سارے پاپ جھڑ جاتے ہیں۔ مگر جب یہ دعویٰ پرکھنے کی خاطر اس پر نظر کی جاوے۔ تو اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ عیسائیت کی بنیاد۔ الوہیت مسیح۔ تثلیث اور کفارہ پر ہے۔ مگر یہ ایسی بودی تعلیمیں ہیں۔ جن کو کوئی دانا انسان قبول نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی آج تک کسی عیسائی صاحب نے ان کی حقیقت کو ثابت کر کے دکھایا ہے۔ سائنس و دیگر علوم و فنون کے پھیلنے سے دنیا خود بخود عیسائیت سے بیزار ہوتی جا رہی ہے۔ اور موجودہ وقت میں تو ایک کثیر گروہ برائے نام عیسائی کہلاتا ہے۔ اور در اصل عیسائیت کی تعلیم سے بالکل متنفر ہے۔ باوجود یسوعی مذہب سے انکار کرنے کے ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق اسقدر تعصب بھرا ہوا ہے۔ کہ ظاہری طور پر تو اسلامی اصولوں پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ مگر بوجہ غلط فہمیوں اور تعصب کے جو کہ پادریوں نے صدیوں سے انکے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اسلام کے بانی کو ماننے سے اس قدر خوفزدہ ہیں۔ کہ اللہ کی پناہ۔ مگر حق باطل پر غالب ہو کر رہے گا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی کوششوں نے جو حرکت دنیائے اسلام میں پیدا کر دی ہے۔ ان کے اثرات جلد ظاہر ہونگے:

ڈاکٹر زویمر صاحب کی چیخ و پکار

ڈاکٹر زویمر صاحب ایڈیٹر آف دی "مسلم ورلڈ" جو کہ صدر انجمن احمدیہ کو دیکھنے کے لئے گذشتہ گرما میں قادیان بھی گئے تھے۔ انہوں نے چند ہی دن ہوئے ایک سرکلر خط شائع کیا۔ جس میں عیسائی دنیا کے آگے اپیل کرتے ہوئے اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ کہ ہمیں انجمن احمدیہ کے مقابلہ کے لئے خاص تیاری کرنی چاہیئے۔ آگے لکھتے ہیں۔ "اسلام جدید انجمن احمدیہ کے ذریعے سے یورپ اور امریکہ میں ایک بے آرامی کی حالت میں مضبوط ہو رہا ہے" گو انہیں لفظ "جدید" استعمال کرنے میں مغالطہ لگا ہے۔ مگر شائد انہوں نے یہ ٹرم اس لئے استعمال کی ہو۔ کہ احمد اور احمدیت سے ہی یسوع اور یسوعیت کا جنازہ نکلا ہے۔ اور ان کے "خداوند" کو سری نگر میں احمدیہ ازم نے ہی دبا لیا ہے اور یسوعیت کو وہ شکست دی ہے۔ جو کہ گذشتہ ۱۳۰۰ سال میں نہیں ملی۔ تو ممکن ہے۔ کہ انہوں نے ان امورات کو

مد نظر رکھ کر "جدید اسلام" کا لفظ لکھ دیا ہے۔ چونکہ گذشتہ تیرہ سو سال میں عیسائیت پر ایسا بم کسی نے نہیں پھینکا تھا۔ تو انہوں نے گمان کر لیا۔ کہ یہ ضرور نیا اسلام ہے۔ جس نے عیسائیت کو ایسی زک پہنچائی۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ درحقیقت اسلام وہی ہے۔ جو رسول عربی نے ہم کو سکھلایا۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام نے اسلام میں ایک نئی روح پھونکی۔ اور اس کو اس شکل میں ظاہر فرمایا۔ جیسے کہ نبی کریم نے سکھایا تھا۔ اور اس میں کوئی جدید تعلیم نہیں ڈالی گئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ذویمر صاحب و نیز عیسائی دنیا کو خدشہ ہو رہا ہے۔ کہ اسلام اب جلد یورپ و امریکہ کو ہضم کرے گا۔ ڈاکٹر ذویمر صاحب ایک عالم اور کشادہ دل شخص ہیں۔ اور اپنے میگزین میں وقتاً فوقتاً مولوی محمد دین صاحب کے مضامین چھاپ دیتے ہیں۔ اور ہم سے اکثر خط و کتابت رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کہ اسلام کے متعلق کچھ اطلاعات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے ہم کو دیتے ہیں۔ اور ان کی مہربانی سے کئی پادریوں سے ہماری واقفیت ہوئی۔

کلیولینڈ میں ایک کثیر جماعت کا قبول اسلام

احباب یہ پڑھ کر خوش ہونگے۔ کہ مولا کریم کے فضل و برکت سے گذشتہ تین چار ہفتہ میں ۴۴ عدد مرد اور ۱۸ عدد خواتین شہر کلیولینڈ میں مشرف بہ اسلام ہوئے احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کے تقویت ایمان کے لئے دعا فرماویں۔ قریباً ۲ ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کلیولینڈ میں دو ہفتہ کے لئے گئے تھے۔ اور وہاں مختلف مجمعوں میں لیکچر دیئے۔ جس کی وجہ سے اس شہر میں اسلامی چرچا ہو گیا۔ و نیز شیخ عبد اللہ صاحب کی مخلص کوششوں سے تبلیغ وسیع ہوئی۔ شیخ موصوف صاحب بہت جوشیلے نو مسلم ہیں۔ اور ہر وقت اور ہر مجلس میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ بوقت فرصت وہ اپنی آٹو موبیل پر سوار ہو کر کلیولینڈ کے ارد گرد کے گاؤں میں برائے تبلیغ نکل جاتے ہیں۔ وہ اپنے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں "میں ہر وقت کفر کو نابود کرنے کے در پے ہوں۔ اور جو شخص مجھے ملتا ہے۔ میں اسے خدائی پیغام پہنچاتا ہوں"۔ ان نو مسلموں کو بذریعہ ڈاک کچھ اسلامی لٹریچر بھیجا گیا۔ اور ان سے سلسلہ خط و کتابت جاری کیا گیا۔ مگر اس بات کی انتظار ہے کہ مولوی صاحب جلد تشریف لاویں۔ تاکہ انہیں کلیولینڈ بھیج کر ان نو مسلموں کو اسلام کی تعلیم اور نماز وغیرہ سے آگاہ کیا جائے نیز سینٹ لوئیس میں بھی جماعت ہے۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان کا وہاں جانا بھی اشد ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ شکاگو

یہاں کی جماعت بفضل حق تعالے بدستور کام کر رہی ہے۔ باقاعدہ جلسے ہوتے ہیں۔ اور نمازیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور مولوی صاحب کے اخلاق فاضلہ نے اس جماعت کو ان کے ساتھ ایک خاص عشق پیدا کر دیا ہے۔ اور مولوی صاحب کی واپسی کے لئے بہت دعا گو ہیں۔ اور بے قراری کے ساتھ منتظر ہیں۔

مسلم سن رائز

ہماری میگزین "شمس الاسلام" فی الحال التوا میں ہے۔ اس کے دو وجوہات ہیں۔ اول تو روپیہ کی کمی۔ دوم جناب مولوی صاحب کی غیر حاضری۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ یہ دونو مشکلات اللہ کے احسان سے دور ہو جاویں۔ مسلم سن رائز نے امریکہ میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور میری تو ہر لمحہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے اسے جاری رکھے۔ بعض وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ روپیہ کی کمی کی کیا وجہ ہے۔ کیا ہماری جماعت میں اتنے بھی خریدار نہیں ہو سکتے۔ کہ اس پرچہ کو جاری رکھیں۔ مگر پھر ساتھ ہی خیال آتا ہے۔ کہ جماعت بہت غریب ہے۔ اور کام بہت بڑا آخر کس کس کام کو سنبھالے۔ اس لئے احباب سے التجا کرتا ہوں۔ کہ اس میگزین کے جاری رہنے کے لئے خاص دعا فرماویں۔

ایک اہم ضرورت

سب سے بڑی ضرورت جو محسوس ہو رہی ہے۔ وہ قرآن پاک کی ہے۔ یہاں پر جماعت ترقی کر رہی ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی قرآن نہیں۔ کہ انہیں دیا جاوے۔ ان لوگوں کے لئے ایک مختصر انگریزی ترجمہ قرآن کی ضرورت ہے۔ جس کی قیمت بھی تھوڑی ہو۔ تاکہ عام لوگ خرید سکیں۔ جیسے ہماری تبلیغ وسیع ہو رہی ہے۔ ویسے ہی ہمارے فرائض زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے ہمیں طاقت اور توفیق عطا فرماوے تاکہ ہم اپنے فرض کو ادا کر کے اس کے حضور سرخرو ٹھیریں۔ والسلام۔

خاکسار۔ محمد یوسف خاں۔ بی۔ ایس۔ سی۔ از شکاگو

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ساتھ ملاقاتوں کی رپورٹ

(از مولوی علی محمد صاحب بی اے افسر ڈاک)

ایام جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے علاوہ ان تین معرکۃ الآرا لیکچروں کے جو حضور نے مردوں اور مستورات کے جلسوں میں اس سال دیئے۔ اور کئی کئی گھنٹوں تک برابر تقریریں کیں۔ باہر سے آنے والی جماعتوں کو شرف ملاقات بھی بخشا۔ جن کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:-

ملاقاتوں کا سلسلہ ۲۶ دسمبر کی شام سے شروع ہوا۔ اور ۳۱ دسمبر کی دوپہر کو جا کر ختم ہوا۔ حضور دن میں دو دفعہ مہمانوں سے ملتے تھے۔ پہلے صبح کی نماز کے بعد تقریباً ساڑھے سات بجے گول کمرے میں تشریف لے آتے۔ اور عموماً دس اور بعض دفعہ گیارہ بجے تک تشریف رکھتے۔ شام کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے جمع ہونے کے بعد تقریباً آٹھ بجے سے لے کر عموماً گیارہ بجے تک سلسلہ گفتگو جاری رہتا۔ ان پانچ دنوں میں تقریباً ۲۷ گھنٹے ملاقات میں صرف ہوئے۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب چھوٹی بڑی انجمنوں نے ملاقات کی۔ گویا اوسطاً تقریباً اڑھائی گھنٹے ہر روز ملاقات میں لگے۔ بعض جماعتیں اپنے افراد کی تعداد کے لحاظ سے بہت بڑی انجمن تھیں۔ مثلاً سیالکوٹ گجرات۔ جالندھر ہشیارپور گوجرانوالہ۔ فیروز پور۔ لاہور وغیرہ اور بعض چھوٹی بھی تھیں۔ ہر ایک جماعت کو مناسب وقت دیا گیا۔ مہمانوں کی کل تعداد جو جلسے پر اس دفعہ تشریف لائے۔ تیرہ ہزار سے اوپر تھی۔ سارے مہمان تو حضرت اقدس سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں کر سکے۔ لیکن ملاقات کرنے والوں کی تعداد یقیناً چھ ہزار سے اوپر تھی۔ جن کو کل ۲۷ گھنٹے ملاقات کے لئے ملے۔ گویا ایک آدمی کے حصے میں ایک منٹ کا تیسرا آیا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ؎

وقت تنگ است و فرو ماں بسیار

خدا تعالے کے فضل و رحم سے مہمانوں کی تعداد تو ہر سال بڑھ رہی ہے۔ لیکن وقت محدود ہے۔ جسے زیادہ کرنا ناممکن ہے اور وہ دن قریب ہیں۔ بلکہ میں دروازے پر کھڑے ہیں جب جلسے کے موجودہ انتظام کو کسی اور صورت میں تبدیل کرنا پڑیگا موجودہ صورت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ ایک وہ دن تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳۲۷ مہمانوں کی آمد کو اپنے لئے ایک نشان قرار دیا تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس وقت کے لحاظ سے وہ واقعی ایک چمکتا ہوا نشان تھا۔ کیونکہ باوجود مخالفوں کی انتہائی کوششوں کے مہمان قادیان میں کھنچے چلے آ رہے تھے۔ لیکن تیرہ ہزار کی تعداد میں مہمانوں کا آنا یقیناً خدا تعالے کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ جو خدا تعالے نے اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دکھایا ہے۔ پس ہم خدا تعالے کے نشانوں پر خدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اور زیادہ فضلوں کی امید رکھتے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

حالاتِ سفرِ تبلیغ مغربی افریقہ اور لنڈن بذریعہ میجک لینٹرن

مورخہ ۲۰ر اور ۲۱ر دسمبر کی درمیانی شب کو رات کے ۸ بجے مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ مبلغ بلاد یورپ و مغربی افریقہ نے بذریعہ میجک لینٹرن اپنے حالاتِ سفرِ تبلیغ یورپ و مغربی افریقہ کے دکھانے کا اعلان بذریعہ نوٹس ۲۰ر تاریخ کو ہی کر دیا تھا۔ لہٰذا رات کو ۸ بجے سے پہلے ہی شائقین اور طلباء مدارس بہت بڑی تعداد میں مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جمع ہو گئے۔ جہاں پر مناظر کے دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ناظرین کے بیٹھنے کے لئے بنچوں۔ کرسیوں اور چٹائیوں وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ٹھیک وقت پر کارروائی زیرِ صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم میاں فیض اللہ پسر میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز نے کی۔ اور اس کے بعد نیرؔ صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان فرمایا۔ کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ اس نے مجھ جیسے نالائق اور ایک ادنیٰ ٹیچر کو جو اسی سکول (مدرسہ احمدیہ) میں پڑھایا کرتا تھا۔ خدمتِ دین کا ایک اہم موقع عطا فرمایا۔ اور جو تصاویر اس وقت دکھائی جاوینگی۔ وہ میرے سفرِ تبلیغ یورپ و مغربی افریقہ کے بعض اہم مواقع اور مقامات کی ہونگی۔ جن کے دیکھنے سے آپ لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس قدر فتح و نصرت ہمارے سلسلہ کو اپنے فضل سے غیر ممالک میں عطا فرمائی۔ اس مختصر سی تقریر کے بعد تصاویر دکھانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور سب سے پہلے سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود کی تصویر لوگوں کی نظروں کے سامنے آئی۔ اور نیرؔ صاحب نے جو ان تصاویر کے منعکس کرنے کی مشین کے ساتھ ہی ایک کنارے پر کھڑے تھے۔ لوگوں کو بتایا۔ کہ اس پاک وجود کے تعارف کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر ایک احمدی آپ کی شبیہ مبارک سے واقف ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ اولؓ اور پھر حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر دکھائی گئیں۔ اور چند الفاظ میں ان وجودوں کے ساتھ تعلقاتِ محبت و الفت کو بڑھانے کی ضرورت بتائی۔ اور نیز فرمایا۔ کہ انہیں مطہر نفوس کے ساتھ رشتۂ الفت جوڑ کر ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان دو زبردست نشانوں کے مصداق اشخاص کی تصاویر سامنے آئیں۔ جو خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں ہلاک ہوئے تھے۔ جنہوں نے نہایت تعلّی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ہمارے مقابلہ میں اسی طرح کچلا جائے گا۔ جس طرح ایک چیونٹی یا مکھی ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کچلی جاتی ہے۔ لیکن جو حال ان دونوں دشمنانِ اسلام کا ہوا۔ اس حالتِ زبوں کو یہ تصاویر خوب واضح کر کے زبانِ حال سے اپنے ہمنواؤں سے کہہ رہی تھیں ؎

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

آہ ان دونوں تصاویر میں سے پہلی زبان دراز دشمنِ اسلام و منکرِ شانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پنڈت لیکھرام کی لاش تھی۔ جو کھلے منہ کفن میں لپٹی پڑی تھی۔ اور آریہ بکثرت بیسیوں کی تعداد میں لاش کے پاس نوحہ خوانی کرتے نظر آتے تھے۔ اور دوسری تصویر میں وہ متکبر اور مغرور انسان۔ آہ وہ شہ زور اور ہٹہ کٹہ انسان جو کبھی متکبرانہ جوش میں اکڑ اور تن کر کھڑا ہوتا تھا۔ اور جس نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی۔ ایک مردہ کی طرح نہایت عبرت بخش شکل میں مفلوج کھڑا نظر آ رہا تھا۔ یہ امریکہ کا مفتری ڈوئی تھا۔ یہ دونوں تصاویر خوب واضح کر رہی تھیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کے ساتھ مقابلہ کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے اور کس طرح دنیا کے لئے عبرتناک ہو جاتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

لیکھرام کی لاش کی تصویر دکھانے کے دوران میں حضرت نیرؔ صاحب کے ارشاد پر مدرسہ احمدیہ کے ایک لڑکے نے حضرت مسیح موعود کے وہ اشعار پڑھے۔ جن میں اس کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ غرض اس کی ہلاکت کے منظر اور اس کی موت کے اشعار نے جو بر وقت پڑھے گئے۔ قلوب پر ایک عجیب رقت طاری کر دی۔

اس کے بعد مغربی افریقہ کا نقشہ لوگوں کے سامنے آیا۔ جس میں وہ مقامات اور حصص زیادہ واضح اور روشن کر کے دکھائے گئے تھے جن میں حضرت نیرؔ صاحب نے ابتداءً تبلیغ کی اور جہاں اب ہماری خاص جماعت اور انجمنیں موجود ہیں۔

اس کے بعد مغربی افریقہ کے حبشیوں کی وہ تصویریں نظر سے گذریں۔ جن سے وہاں کے طرزِ رہائش اور تمدن کا خوب اندازہ ہوتا تھا۔ اور ان میں خاص نوٹ کے قابل یہ بات تھی۔ کہ وہاں کی مستورات اور بچے نیرؔ صاحب کے جانے سے پہلے کس طرح قریباً بالکل ننگے اور نہایت بے پردہ حالت میں رہتے تھے۔ لیکن جب وہ اسلام کے روحانی چشمہ سے سیراب ہوئے۔ تو ان میں وہ انقلابِ عظیم پیدا ہوا۔ جو ان کے شریفانہ اور باپردہ لباس سے ظاہر ہوتا تھا۔ اس کے بعد ان مختلف کانفرنسوں کی تصاویر دکھائی گئیں۔ جو نیرؔ صاحب نے وہاں کے ہزاروں احمدیوں کی اصلاح کے لئے مختلف شہروں میں منعقد فرمائیں۔ اور نیز ان درباروں اور بادشاہوں کی تصویریں بھی آنکھوں سے گذریں۔ جن میں حضرت نیرؔ صاحب ان کو بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کا اظہار کئے۔ اس واحد ہستی کی پرستش اور جماعت احمدیہ اور اسلام میں داخل ہونے کی دعوت بڑی دلیری اور جوش کے ساتھ دے رہے تھے۔

غرضیکہ وہاں کے ہزاروں احمدیوں کی تقاریب عید وغیرہ پر جمع ہونے اور نماز ادا کرنے کی حالت کی تصاویر۔ اس مسجد کی تصویر جو گولڈ کوسٹ میں مدتوں سے گورنمنٹ کے حکم سے بند پڑی تھی۔ اور نیرؔ صاحب نے بڑی کوشش کے بعد کھلوائی تھی۔ وہاں کے مدرسہ تعلیم الاسلام اور سینکڑوں احمدی طلباء کی تصویر اور پھر لنڈن میں حضرت صاحب کی مختلف موقعوں اور جلسوں میں تقریر کے دوران کی تصویریں۔ آپ کے سفر یورپ پر جاتے وقت ہندوستان کے مختلف سٹیشنوں پر کی تصویریں اور دمشق کے مختلف حصص اور منارۃ البیضاء کی تصویریں دکھائی گئیں اور حضرت نیرؔ صاحب نے ان تمام تصاویر کا مختصر طور پر نہایت موثر اور دلآویز پیرایہ میں انٹروڈیوس کر دیا۔ غرضیکہ تبلیغ کا یہ بھی ایک نہایت موثر طریقہ ہے۔ جس سے یورپ میں عملی طریق سے کام لیا گیا ہے۔ اور جس کو نیرؔ صاحب نے سب سے اول اس سلسلہ میں انٹروڈیوس کیا ہے۔

ہم حضرت نیرؔ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو خدمتِ دین کے لئے ایسا اچھا موقعہ دیا۔ اللہ تعالیٰ بیش از بیش ان پر فضل کرے۔ آمین۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کی تصویر دوبارہ دکھانے پر یہ سلسلۂ تصاویر ختم ہوا۔ اور حضرت مفتی صاحب نے کھڑے ہو کر سب حاضرین کی طرف سے نیرؔ صاحب کا نہایت موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اور آپ کی تعریف میں مرحبا۔ حبذا۔ جزاکم اللہ کے چند فقرے کہے۔ یہ جلسہ قریباً دس بجے ختم ہوا۔

گھڑی کس کی ہے

جلسہ کے ایام میں یہاں پر کوئی صاحب اپنی گھڑی بھول گئے ہیں۔ جس صاحب کی ہو۔ نشان بتلا کر دفتر ہذا سے لے سکتے ہیں۔ والسلام

نیازمند
عبدالغنی۔ قائمقام ناظر امور عامہ۔ قادیان

اشتہارات

جلسہ کی خاص باتیں

اس مرتبہ دارالامان میں جلسہ کے پہلے اجلاس میں حضرت مسیح موعود کے مشہور حواری فاتح امریکہ جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ نے ایک ضروری امر کی طرف جماعت احمدیہ کو متوجہ فرمایا تھا۔ ممکن ہے۔ کہ آپ کو یاد نہ رہا ہو۔ اسلئے دوبارہ یاد دہانی کراتا ہوں۔ تمام احباب کو چاہیئے کہ اپنے دل کی نوٹ بک کے سر ورق پر جلی حروف میں سرخ روشنائی سے لکھ لیں۔ تاکہ دوبارہ یاد کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ وہ یہ بات ہے۔ کہ قرآن شریف پر آریہ عیسائی دہریہ نیچری طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ اور اس وقت ایک بھی ایسی تفسیر قرآن کی موجود نہیں۔ جس میں ان تمام اعتراضات کے جواب مکمل و دندان شکن اور تسلی بخش موجود ہوں۔ پس اس اشد ضرورت کو محسوس کرکے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی مکمل تفسیر جو حضور کی زندگی میں ہی حضرت مفتی صاحب نے بدر میں شائع کی تھی۔ اس کو محقق دہلوی نے دوبارہ شائع کرنا شروع کیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ کثرت سے منگوا کر اس کو مطالعہ کریں اور ہر جگہ احمدی احباب کو جمع کرکے روزانہ درس شروع کرادیں ایک سیپارہ ہر ہفتہ احباب کو چھاپ کر روانہ کرتا رہوں گا۔ مکمل قرآن کریم کی قیمت پندرہ روپیہ ہے۔ مگر جو احباب اس اعلان کو دیکھنے کے ساتھ ہی خریدار ہو جائیں گے۔ ان کو نصف قیمت میں دیا جاوے گا۔ کاغذ لکھائی چھپائی خاص طور پر عمدہ کردی گئی ہے۔ تقطیع بھی بدل دی ہے۔ ڈیڑھ ہزار صفحہ میں مکمل تفسیر ختم ہو جائیگی۔ آج ہی کچھ پیشگی رقم بھیجکر خریداروں میں اپنا نام درج کرا لیجئے۔ تاکہ بعد میں آپ کو پچھتانا نہ پڑے۔ جو احباب اس جدید تبدیل شدہ تفسیر کا نمونہ دیکھنا چاہیں۔ وہ مجھے کارڈ لکھ کر منگوالیں کارڈ وصول ہوتے ہی مفت بغیر رنگ احتیاطاً ارسال کردیا جائیگا۔ اگر آپ کو پسند ہوئے تو اس کے خریدار ہو جائیے گا۔ ورنہ مجھے آپ واپس کرسکتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھیئے۔ کہ حضرت مفتی صاحب کے شائع کردہ نوٹ جن کی اس وقت فی سیپارہ ۱۰ قیمت تھی۔ مگر آج وہ ۱۲ اور فی سیپارہ میں بھی نہیں مل سکتے۔ خود مفتی صاحب اخبار الفضل کے ذریعہ اعلان کرتے ہیں مگر انہیں بھی نہیں ملتے۔ لہذا اب بھی اگر اس کی خریداری میں آپ نے دیر کی۔ تو پھر کسی وقت بھی آپ کو نہ مل سکیں گے۔ کیونکہ میں خریداروں کی تعداد کے مطابق ہی شائع کر رہا ہوں۔ یہ آپ کی خوشی پر منحصر ہے۔ کہ تمام قیمت پیشگی ارسال کردیں یا نصف مگر کم از کم ایک روپیہ پیشگی وصول ہونے پر نام درج رجسٹر ہو سکے گا۔ چار سیپارہ وصول ہونے پر دوبارہ ایک روپیہ آپ سے وصول کیا جائیگا۔ جو بہ ساتھ ترتیب میں آہستہ آہستہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

ایک رئیس اعظم کی قلم سے جو وائسرائے ہند کی کونسل کے ممبر بھی ہیں

از رجوعہ ۲۲/۱۱-۲۴۔ مکرمی جناب مرزا صاحب زاد عنایتہٗ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بندہ عارضہ چشم دو ماہ تک بیمار رہا۔ اکثر ڈاکٹروں سے علاج کروایا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے ککرے جاتے رہے اب کوئی شکایت نہیں ہے۔ واقعی آپ کا سرمہ ککروں کے واسطے اکسیر ہے۔ میں نے بہت سے مریض جن کو آنکھوں میں ککرے تھے۔ استعمال کیا۔ جن کو صحت ہو گئی ہے۔ آپ کا سرمہ تریاق چشم ککروں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ نیاز مند
(سردار) غلام عباس (ایم۔ ایل۔ اے) رئیس رجوعہ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔

قیمت تریاق چشم پانچ روپے (صہ) فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ بذمہ خریدار۔
خاکسار
میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گولی شاہدولہ گجرات۔ پنجاب

نکاح مطلوب ہے

میں ایک احمدی ہوں۔ عمر ۵۰۔ ہے کے درمیان ہے۔ قوی مضبوط بدن تندرست ہے۔ جائداد دس ہزار روپیہ کی پنجاب میں ہے اور ہزار روپیہ کی سندھ صوبہ پر مربع زمین مزروعہ ہے۔ شادی کی ضرورت بباعث فوت ہو جانے پہلی بیوی کے ہے۔ رونو خاں سفید پوش چک ۲۳ ڈاکخانہ منڈہ جان محمد خاں۔ ضلع تھرپارکر۔ سندھ

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بجد استعمال مشین سارٹیفکٹ ارسال فرماکر مشکور فرمادیں۔
قیمت مشین سو روپیہ چھلنی ۲۰ پالش شدہ ۳۰
مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

ضرورت ہے

میرے ایک احمدی دوست قوم قریشی ساکن سیالکوٹ زراعت پیشہ صاحب جائداد مشاہرہ ۵۲ ماہوار ہیڈ ماسٹر سکول ہیں۔ پہلی بیوی فوت ہو جانیکی وجہ سے نکاح ثانی کے خواہاں ہیں۔ مفصل حالات پتہ ذیل سے دریافت فرمادیں:-
میاں غلام قادر مدرس ڈاکخانہ کلاں ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں کئی اراضی خریدنے کے لئے خاکسار سے خط وکتابت کریں۔ محلہ دارالرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے۔ لہذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے۔ فقط والسلام
خاکسار: میرزا بشیر احمد قادیان

قادیان میں مکان بنانیوالوں کو خوشخبری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ بدرہ قادیان بڑھے گا اور دریائے بیاس تک پہنچ جائیگا۔ جہاجرین کی تعداد میں ہر سال ایک معقول ترقی ہو کر یہ پیشگوئی ہمیشہ پوری ہوتی رہتی ہے مولوی فضل الٰہی صاحب ٹھیکیدار جو عمارت کے کام میں خاص تجربہ رکھتے ہیں۔ چند سالوں سے قادیان میں مقیم ہیں۔ اور انہوں نے کئی اصحاب کے مکانات بنوائے ہیں۔ مولوی صاحب نہایت کفایت شعاری اور محنت سے کام کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے امین جو صاحب مکان بنوانا چاہیں۔ ان سے قادیان میں ملیں یا خط وکتابت کریں۔
راقم مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ قادیان

اللھم انت الشافی

جوہر شفا و نئی زندگی

یہ مشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار دکھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد عورت سب کو یکساں مفید قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستی فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا نہایت ضروری ہے ہمراہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے
المشتہر:- الیس عزیز الرحمٰن قادر بخش دہخبیر قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاصکر قبض کے لئے بہت مفید پایا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ دور قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلئے کم از کم دس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور رہنی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔ انشاءاللہ شکایت دور ہو جائے گی۔
قیمت فی صد عہ محصول عہ
عزیز ہوٹل قادیان